www.novelsclubb.com
Creation HayaNoor
کنسرٹ
تحریر: عروہ عابد

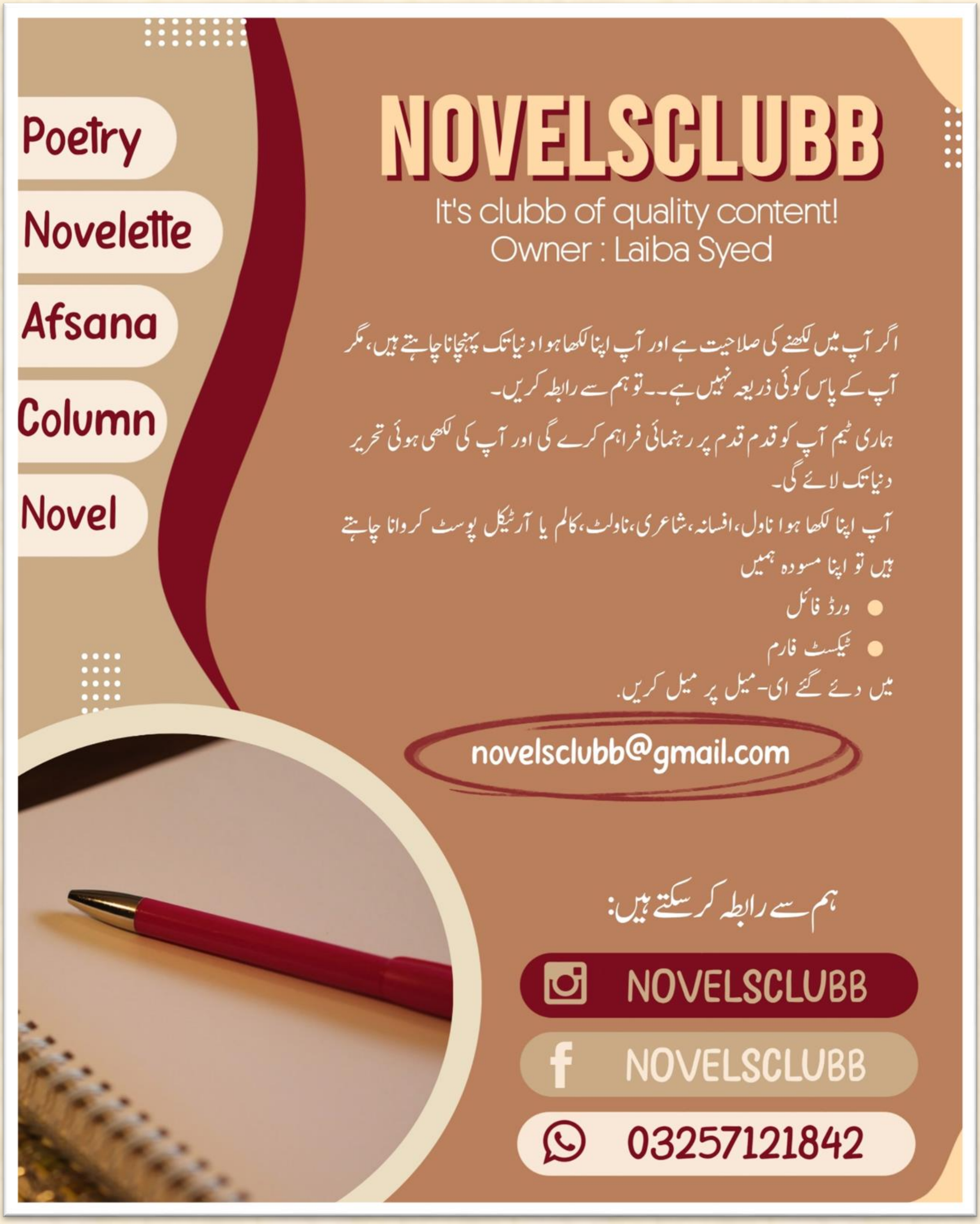

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

کنسرٹ

از قلم

عروہ عابد

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "کنسرٹ" کے تمام جملہ حق لکھاری "عروہ عابد" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

انتساب

کنسرٹ ایک ایسی کہانی ہے جو آپ کو اندر سے جھنجھوڑ کر رکھ دے۔ یہ وہ کہانی ہے جو ہمیں اللہ کی حدود میں رہنا سیکھا دے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ کالج کے کیفے میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھی تھی۔اُس کے سامنے لوڈڈ fries کی ٹرے رکھی تھی جس سے وہ وقتاً فوقتاً کھا رہی تھی۔اس کے عین سامنے نبیرہ اور نرمین بیٹھی تھیں۔کالج کا کیفے پر سکون جگہ پر بنایا گیا تھا۔سامنے گراؤنڈ میں کالج یونیفارم میں ملبوس لڑکیاں اپنی سانس کو فضا میں آزاد کرتی چلتی پھرتی نظر آ رہی تھیں۔

"تم لوگوں کا کل کیا پلان ہے؟"

اُس نے اپنی سیاہ آنکھیں اٹھائیں۔

"آئیں گے بھئی۔اب مس تھوڑی کر سکتے ہیں۔"

نرمین نے کندھے اُچکائے۔

"ہاں نا ایسے فنکشنز جو مس کرتا ہے وہ صرف پچھتاتا ہے۔مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تم نہیں آنا چاہ رہی۔"

نبیرہ نے تنے ابرو سے پوچھا۔

"نہیں ایسی بات نہیں۔ تم جانتی ہو کہ میں تم لوگوں کے ساتھ بہت انجوائے کرتی ہوں مگر۔۔"

عروش نے پہلو بدلا اور بے بسی سے لب کاٹنے لگی۔

"مگر مسئلہ کیا ہے پھر؟"

نبیرہ اُس کی جانب متوجہ تھی جب کہ نرمین کھانے میں مصروف تھی۔

"مسئلہ حائقہ آپی ہیں۔ امی مجھے رات کے وقت آنے کی اجازت نہیں دیں گی اس لیے حائقہ آپی کے ساتھ آنا پڑے گا اور وہ ایسی جگہ پر نہیں جاتیں۔"

وہ دلبرداشتہ تھی۔ ان سے ذرا فاصلے پر بیٹھی لڑکیوں کا اونچا قہقہہ گونجا جسے اس نے ناپسندیدگی سے دیکھا۔ انسان جب خود بے چین ہو تو دوسروں کی مسکراہٹ بھی بری طرح چبھتی ہے۔

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم گھر جا کر اُن سے بات تو کرو۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم اُن کو منالیں گے کیوں نرمین؟"

نبیرہ نے حل نکالتے ہوئے نرمین سے تائید چاہی۔

"ہاں بالکل اور اگر تم کل نہ آئی تو ہم تم سے ناراض ہو جائیں گے یاد رکھنا۔"

زمین نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"چلو اب یہ باتیں چھوڑو اور فرائیز کھاؤ، یہ ٹھنڈی ہو رہی ہیں۔"

نبیرہ نے اسے متوجہ کیا اور خود بھی کھانے میں مصروف ہو گئی۔

****

"سوچنا بھی مت کہ میں تمہارے ساتھ کنسرٹ پہ جاؤں گی۔"

وہ بالکنی میں رکھے پودوں کو پانی دینے میں مصروف تھی جب عروش نے اُس سے کنسرٹ پر چلنے کی بات کی۔

"آپی پلیز چلیں نا۔ اگر آپ میرے ساتھ چلنے پر تیار نہ ہوئیں تو میں بھی نہیں جا پاؤں گی۔"

وہ لجاجت سے اُسے منا رہی تھی مگر سامنے رتی برابر فرق نہ آیا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ تم بھی نہ جاؤ۔ایسی جگہ پر جانے کا مطلب ہے اللہ کو ناراض کرنا اور میں یہ نہیں کر سکتی۔"

اُس نے صاف انکار کیا تھا۔وہ ایک پودے کے پاس جھکی اور بغور اُسے دیکھا۔اُس کے کچھ پتے مرجھا گئے تھے مگر اُن کو ٹہنی سے جدا ہونا گوارا نہ تھا۔اُس نے ہاتھ بڑھا کر وہ پتے اُتارے۔ اب پودا مکمل سرسبز نکھرا ہوا نظر آرہا تھا۔درخت کے مرجھائے پتے نئے نکلنے والے پتوں کا راستہ روک لیتے ہیں اس لیے انہیں اُتار دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔

"آپی آپ ایک سائڈ پر بیٹھ جائیے گا لیکن چلیں تو سہی۔آپ اپنی ضد کی وجہ سے میری خوشیوں کو بھی مجھ سے چھین رہی ہے۔"

اُس کے چہرے پر واضح ناراضگی تھی۔حائقہ نے اپنا سرخ و سپید چہرہ موڑ کر خاموشی سے اُسے دیکھا۔

"جہاں اللہ کی حدود کا خیال نہ رکھا جائے وہاں جا کر انسان خوشی کیسے حاصل کر سکتا ہے؟"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔عروش نے بے اختیار اپنی نظریں چرائیں۔

Clubb of Quality Content

"آپی پلیز اب آپ پھر سے میرا دل خراب کرنا چاہتی ہیں۔ یاد ہے آپ نے مجھے بون فائر پر بھی نہیں جانے دیا تھا۔ صرف تین گھنٹوں کی بات ہے میں جلد واپس آ جاؤں گی۔"

وہ لجاجت سے کہنے لگی۔

"عروش تم رات تک کھڑی رہو تب بھی میں نہیں جاؤں گی۔ مجھے اس گناہ کے لیے مجبور نہ کرو۔ میں ایسی جگہوں پر جاؤں گی تو اللہ میرے بارے میں کیا سوچیں گے؟ یہ سوچ ہی میرے رونگٹے کھڑے کر رہی ہے۔"

وہ ایک جذب کے عالم میں کہہ رہی تھی۔ اُس کے چہرے پر ایک احساس تھا جو عروش پڑھنے سے قاصر تھی۔

"آپی اللہ تو غفور رحیم ہے نا اب وہ ایسی باتوں پہ تھوڑی پکڑ کرتے ہیں۔"

اُس نے بے پروائی سے کہا۔

"یہی اُس کی صفت مجھے خود میں شرمسار کرتی ہے۔ وہ نہایت غفور رحیم ہے اور ہم نہایت سرکش۔"

اُس کی آنکھوں میں نمی در آئی۔

عروش نے وہاں سے ہٹنے میں غنیمت جانی کیوں کہ پتھر نرم پڑ سکتا تھا مگر حائقہ اپنی بات سے منہ نہ پھیرتی اور جب اللہ کی حدود پر بات آتی تو وہ اپنی بھی نہ سنتی۔

کچھ دیر بعد وہ امی کے کمرے میں ان سے بات کرنے آئی تھی جب اُسے شدید حیرت ہوئی۔

امی اسے کنسرٹ پہ جانے کی اجازت دے رہی تھیں۔

"تمہاری میڈم کا فون آیا تھا۔وہ اصرار کر رہی تھیں تو میں منع نہیں کر سکی،ایسا کرنا تم کچھ دیر کے لیے چلی جانا۔"

وہ مصروف سے انداز میں بولیں۔

"ذرا مجھے نمبر دکھائیں، کس نمبر سے فون کیا اُنھوں نے؟

ہاتھ بڑھا کر اُس نے موبائل تھاما اور نمبر دیکھ کر وہ سب سمجھ گئی۔نبیرہ اور نرمین میں سے کسی نے کال کی تھی اور خود کو عروش کی میم ظاہر کیا تھا۔اگر امی سیدھے طریقے سے مان جاتیں تو کیا ہو جاتا مگر نہیں،ان کو بیٹی سے زیادہ میم کی بات پر اعتبار ہے خواہ دوسری جانب دوست ہی کیوں نہ ہو۔اپنے خیالات کو جھٹکتی وہ اپنے کمرے کی جانب لپکی جب کہ چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

****

وہ جیسے ہی حال میں آئی تو منظر دیکھ کر اسے سخت غصّہ آیا۔

"یہ سب کیا ہے؟"

عروش نے تنے تاثرات سے ان کو دیکھا جو نک سک سی تیار ٹاپ اور جینز پہنے کھلے بالوں کو ایک طرف کیے اُسے دیکھ رہی تھیں۔

"کیا پوچھنا چاہ رہی ہو؟"

نرمین نے اپنی مسکارا لگی پلکوں کو حرکت دی۔

"تم دونوں کو معلوم تھا کہ کیمپس کے بوائز بھی آرہے ہیں مگر مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

وہ سخت کبیدہ خاطر تھی۔

"ہاں معلوم تھا مگر یہ اتنی بڑی بات تو نہیں تھی کہ خاص طور پر بتائی جائے۔ فکر مت کرو لڑکیاں اور لڑکے الگ ہوں گے۔ پردے کا انتظام کیا گیا ہے۔"

نبیرہ نے لاپروائی سے کہا اور بالوں میں اُنگلیاں چلانے لگی۔

اس بات پر وہ خاموش ہو گئی۔ حال کے وسط میں اسٹیج تھا جس پر مختلف رنگوں کی لائیٹس لگائی گئی تھیں۔ حال میں ایک طرف لڑکیوں اور دوسری طرف لڑکوں کے لیے جگہ مختص کی گئی تھی۔ درمیان میں پردہ تھا مگر کچھ جگہوں سے دیکھنے میں رکاوٹ محسوس نہ ہوتی تھی۔ آہستہ آہستہ رش بڑھنے لگا تھا۔ اُس نے نبیرہ اور نرمین کی طرح بال نہیں کھولے تھے اور نہ جینز وغیرہ پہنی تھی بلکہ سادہ سے سیاہ لمبے فراک اور گلے میں دوپٹہ لیے وہ اچھی لگ رہی تھی۔ وہاں موجود ہر لڑکی مغربی لباس پہنے ہوئے تھی جیسے اس مجلس میں مشرقی لباس پہننا حرام ہو۔ وہ ایک طرف خاموشی سے کھڑی تھی۔ کچھ ہی دیر میں سنگر کی آمد ہوئی اور تیز موسیقی کانوں میں گھسنے لگی تھی۔ جیسے ہی موسیقی شروع ہوئی، وہاں موجود ہر ذی روح کا جسم غیر محسوس انداز میں حرکت کرنے لگا تھا۔ وہ موبائل پر ویڈیوز بناتے ہوئے لطف اندوز ہو رہی

تھی جب اچانک دو لڑکے پردے کو پار کرتے ہوئے نظر آئے جب کہ اُن کے پیچھے کچھ لڑکے موبائل اٹھائے لڑکیوں کی ویڈیو بنانے لگے۔ اُس نے سرعت سے دوپٹہ سر پر جمایا اور منہ کو ڈھانپ لیا، گو کہ سیکیورٹی کا انتظام تھا مگر ایک لڑکے نے سیکیورٹی اہلکار کو گرا دیا۔ لڑکیوں کی جانب بھگدڑ مچ گئی تھی۔ کچھ گھبرا کر پیچھے ہوئیں اور کچھ کو فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ ایسے میں وہ اپنی تیز سانس پہ قابو پانے کی کوشش میں تھی۔ نرمین اور نبیرہ اسے تسلی دے رہی تھیں۔ لڑکوں کی جانب سے شور، ہوٹنگ غرض ایک طوفان بدتمیزی کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں دوسرے اہلکار بھاگتے ہوئے اس جانب بڑھے اور ان پر قابو پایا۔ پردے کو مضبوط کیا اور اس کے نزدیک ہی سیکیورٹی اہلکار چوکنے ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اب سب نارمل تھا مگر اسے اس جگہ سے وحشت ہونے لگی تھی۔ اُسے لگا جیسے کوئی اُس کے دل کو دبوچ رہا ہے۔ سیاہ رات اپنا اندھیرا مزید گہرا کرنے لگی اور سنگر کی سریلی آواز کان میں صور پھونک رہی تھی۔

سامنے سنہری، سرخ اور جامنی لائیٹس جہنم کی آگ میں تبدیل ہو چکی تھیں۔ فضا میں سرمئی دھند آگ سے اٹھتے دھوئیں کا منظر پیش کر رہی تھی۔ وہ جہنم کے بے حد قریب تھی۔

اچانک اُسے اپنا جسم جلتا ہوا محسوس ہوا۔ آگ اُس تک نہیں پہنچی تھی مگر اس کی تپش اُسے شدید اذیت پہنچا رہی تھی۔ لوگوں کی آوازیں اور ہوٹنگ دردناک چیخوں میں سنائی دے رہی

تھی۔یکایک آگ کے شعلے اسے اپنی طرف کھینچنے لگے جیسے ان میں کشش ثقل ہو۔وہ بے اختیار دو قدم پیچھے کو ہوئی اور اسے دھکا لگا۔پیچھے کھڑی لڑکیاں ناپسندیدگی سے اسے گھور رہی تھیں۔ تخیل کہیں ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا مگر وہ ابھی تک حواس باختہ تھی۔سامنے سنگر اسٹیج پر آنکھیں بند کئے گانے میں مصروف تھا۔اُسے ایک دم خوف محسوس ہوا۔شدید خوف۔جلد پہ بال کھڑے ہونے لگے،آنکھوں اور ناک سے بیک وقت پانی بہنے لگا تھا۔وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔اُسے ہر چیز سے نفرت محسوس ہوئی حتیٰ کہ خود سے بھی۔

اُسے کان میں ہلکی سرگوشی سنائی دی۔

قرآن میں اللہ نے فرمایا ہے:

"اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اُسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن سزا ہے۔(14:4)

یہ حائقہ تھی جو اسے کچھ دن پہلے اس آیت کے بارے میں بتا رہی تھی، اُس وقت اس نے سنی ان سنی کی اور اب یہ آیت یاد آئی تھی۔ اُس نے بھی تو حد تجاوز کی تھی اور سزا کا تصور بھی جان لیوا تھا۔ اُس نے خالی نظروں سے اطراف میں دیکھا۔ اُس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔

"نبیرہ مجھے گھر جانا ہے۔ میری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔"

اُس نے بہ مشکل اتنا کہا۔

"عروش بس تھوڑی دیر رک جاؤ۔ دیکھو کنسرٹ ختم ہونے والا ہے۔"

یہ عروش ہر فنکشن میں ایسے ہی کرتی ہے۔ دل میں وہ اسے سخت سست سنانے لگی۔

"اگر تم نے گھر جانا تھا تو تمہیں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔"

نرمین سخت بدمزا ہوئی۔ ابھی تو اُس کی پسند کا گانا شروع ہوا تھا۔ اب اس کے چکر میں وہ بھی مس ہو جائے گا۔ وہ بس سوچ کر رہ گئی۔ "تم دونوں اگر رکنا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے میں بھائی کو کال کر لیتی ہوں۔"

وہ دونوں کو اُلجھا چھوڑ کر ہجوم سے نکل آئی۔ کبھی کبھی ایسے ہجوم سے نکلنا جان جوکھوں کا کام لگتا ہے مگر جو مضبوط ارادے رکھتا ہو اُس کے لیے راستے نکل ہی آتے ہیں۔ وہ تیز تیز چلتی

موبائل کان سے لگائے گیٹ تک آئی۔ آنسو تواتر سے گالوں کو بھگو رہے تھے مگر اُس نے پروا نہ کی۔ جب درد کے قافلے روانہ ہوں تو آنسو اُن کی منزل بن جاتے ہیں۔ گھر کا راستہ زیادہ دور نہیں تھا، جلد ہی تیمور اسے لینے اس پہنچا تھا۔ گھر پہنچنے تک وہ تیز بخار کی زد میں آ چکی تھی۔

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنے کمرے میں پردے گرائے الماری میں کپڑے ترتیب سے رکھ رہی تھی۔ خوبصورت بال کیچر کی قید میں تھے۔ وہ خاموشی سے اس کے قریب رکھی کرسی پر ٹک گئی۔

آہستہ آواز میں اُس نے بات شروع کی اور سب کہہ ڈالا۔ ندامت اُس کے چہرے پر دیکھی جا سکتی تھی۔ اُس کا بخار اُتر چکا تھا مگر چہرے پہ نقاہت واضح تھی۔

"میں یہ نہیں کہوں گی کہ تمہارے ساتھ بہت غلط ہوا۔ کچھ لمحے بدترین ہو کر بھی قیمتی ٹھہرتے ہیں کیوں کہ وہ لمحے ہمیں آئندہ جینے کا سلیقہ بتا جاتے ہیں۔"

اُس کے چہرے پر اطمینان کے سوا کچھ نہیں تھا۔ وہ الماری بند کرتی اُس کے قریب آئی۔ جب کوئی آپ کا اپنا تلخ حقیقت سے آشنا ہو جائے تو اُسے تنہا محسوس کروانا مزید توڑ کر رکھ دیتا ہے۔

اُس نے نرمی سے اُس کا ہاتھ تھاما۔

"عروش دنیا میں لوگوں کے صرف چہرے معصوم ہوتے ہیں کردار نہیں اور جانتی ہو کردار انسان کی آبرو ہے، قیمت ہے۔ اگر کردار اچھا نہ ہو تو انسان کوئی وزن نہیں رکھتا۔"

وہ نرمی سے کہہ رہی تھی۔ عروش کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی۔

"تم لوگوں کے کردار کو مت دیکھو کہ کس نے کیا کیا۔ تم یہ دیکھو کہ اللہ نے تمہارے دل میں یہ بات ڈالی۔ وہاں سینکڑوں لوگوں میں سے تمہارے ضمیر کی آواز کو بلند کیا۔ کیا تم اُس کا شکر ادا نہیں کرو گی؟"

عروش کی آنکھوں سے پانی بنا آواز پیدا کیا بہنے لگا۔

"آپی اللہ کے سامنے کیسے جاؤں؟"

"جیسے کوئی فقیر امیر کے ہاں یہ سمجھ کر مانگنے جاتا ہے کہ یہاں سے ضرور نوازا جائے گا۔"

اُس کا دل بھر آیا تھا۔ وہ اسے بے حد عزیز تھی مگر وہ تکلیف میں تھی۔ خود کو گناہ گار سمجھنے کی اذیت میں، خوف واُمید کی اذیت میں اور اپنی آنکھوں سے جہنم کو دیکھ لینے کی اذیت کیا کم ہوتی ہے؟

"پتہ ہے جب میں نے تصور میں وہ منظر دیکھا تو مجھے لگا میں واقعی جہنم کے سامنے ہوں۔ اُس وقت میرے دل میں صرف ایک بات تھی کہ کاش اس سے اللہ مجھے بچا لے تو میں کبھی اُس کی حدود کو پامال نہیں کروں گی۔ اُس وقت میں محسوس نہیں کر پائی کہ وہ ایک اشارہ تھا۔ اب جب کہ میں اس سے نکل آئی ہوں تو مجھے صرف اللہ کا خیال آ رہا ہے۔"

وہ روتے ہوئے اٹک اٹک کر بات کر رہی تھی۔ حائقہ نے اُسے اپنے ساتھ لگایا۔ وہ کپکپا رہی تھی۔

"بہت خاص ہوتے ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کی طرف سے کوئی اشارہ ملے۔ بس اللہ سے کیا عہد نبھا لو اور اُسے راضی کر لو۔ ویسے منانا تو تمہیں خوب آتا ہے۔"

آخر میں اس نے شرارت سے کہا تو وہ بھی مسکرا دی اور اس مسکراہٹ نے حائقہ کا ڈھیروں بوجھ ہلکا کیا۔

"چلو جاؤ کپڑے بدل کر آؤ۔"

حائقہ نے اُسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا۔

"میں کپڑے بدل کر نماز پڑھتی ہوں۔ آپ تب تک کھانا لگا دیں، مجھے بہت بھوک لگی ہے۔"

اُس نے اٹھتے ہوئے کہا تو حائقہ نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

کچھ دیر میں وہ نماز سے فارغ ہو چکی تھی۔ جائے نماز طے کرتے اُس کا دل پُر سکون تھا جیسے اس میں نئے سرے سے روح پھونک دی گئی ہو۔ وہ ایسے راستے کا سفر تھا جو صراط مستقیم ہے، جو اللہ سے ملواتا اور دنیا سے بے نیاز کرتا ہے۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842